شعرانہؒ

حضرت شعرانہؒ ملکِ عجم کی رہنے والی ہوئی تھیں۔ اُن کا قیام شہر ابلہ میں تھا۔ مورخوں نے اُن کا شمار ولیہ مستورات میں کیا ہے۔ آپ کلام مجید بڑی خوش الحانی سے پڑھتی تھیں اور قرآن کا وعظ بڑی جوش سے فرماتی تھیں۔ اُن کے وعظ میں بڑے بڑے عابد و زاہد اور اہلِ دل بزرگ جوق جوق شریک ہوا کرتے تھے۔

چونکہ آپ پر عشقِ الٰہی کا غلبہ تھا اور خوفِ الٰہی کا عالم طاری رہتا تھا اس لئے وعظ کہتے کہتے رونے لگتیں اور اہلِ مجلس پر بھی ایسا اثر پڑتا کہ روتے روتے بے دم ہو جاتے۔

کسی نے ایک مرتبہ آپ سے کہا کہ آپ وعظ تو کہتیں ہیں لیکن روتی بہت ہیں۔ حضرت شعرانہؒ نے جواب دیا کہ ہاں میں اس لیے روتی ہوں کہ دنیا میں روتے روتے اندھا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن عذاب سے اندھا ہونا پڑے۔ پھر فرمایا! جو آنکھ محبوب کے دیدار سے محروم ہو اور پھر اس کی مشتاق ہو وہ امیر گریہ کے بغیر معلوم ہوتی۔

بی بی حافظہ جمالؒ

یہ بی بی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ قرآن مجید کی حافظہ تھیں اور جس وقت قرآن مجید بہ لحن داؤدی میں تلاوت فرماتی تھیں تو در و دیوار سے حق حق کی صدا بلند ہوتی تھی۔ بی بی حافظہ جمالؒ کے والد حضرت خواجہ اجمیریؒ نے اپنی صاحبزادی کو جوہر قابل پا کر دولتِ باطنی سے بھی سرفراز فرمایا تھا اور خرقہ خلافت عطا فرما کر مستورات میں تعلیم قرآن کی خدمت پر مامور فرمایا تھا بی بی حافظہ جمالؒ کی توجہ سے ہزاروں مستورات نے اسلام قبول کیا۔ اس زمانہ میں جو لوگ اپنی بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے سے بہتر رکھتے ہیں اُن کیلئے اور اُن بیبیوں کیلئے جو قرآن مجید کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ اُس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے